بھی تذکرہ آگیا ہے اور بہت اچھا کلام نیاز صاحب کا اس کتاب میں مختلف اصحاب نے بہم کیا ہے۔
یہ خدمت اس لحاظ سے بڑی قابلِ قدر ہے کہ ایک پاکیزہ طبیعت کے ماہرِ فن کی شخصیت اور شاعری کے متعلق جعفر صاحب نے ایک تصویر معاشرے کے سامنے رکھ کر ماضی کو حال کی محفل میں پیش کر دیا ہے۔
نیاز صاحب جیسے شعرا کے نام اور کام کو زندہ رہنا چاہیے۔

علامہ اقبال اور سید مودودیؒ مؤلف: جناب وسیم احمد فاروقی ندوی۔ ناشر: حسنات اکیڈیمی پرائیویٹ لمیٹڈ، منصورہ لاہور۔ صفحات تقریباً دو سو۔ دبیز آرٹ کارڈ کا رنگین سرورق۔
قیمت: ۲۷/- روپے۔

ابتدائی تصور یہ میرا ہی تھا کہ "تذکرۂ مودودیؒ" کے لیے اقبال اور مودودیؒ کے وسیع مبحث پر مختلف موضوعات کے تحت ایسے مضامین لکھوائے جائیں جن میں یہ دکھایا جائے کہ دونوں مفکرین نے دین، ایمان، نبوت، قادیانیت، فقہ، قانون، اجتہاد، اسلامی ریاست، مغربی تہذیب، یہود و نصاریٰ، سرمایہ داری، سود، اشتراکیت، لادین جمہوریت، ہندو امپیریلزم، کانگرس اور اس کی متحدہ وطنی قومیت، کشمیر، حرمین، جہاد، آزادی، تعلیم، شاعری، ادب، خودی، اُمید، عزم، یقین، صبر، علم، زندگی، موت، تاریخ، بادشاہت، آمریت اور دوسرے بے شمار موضوعات پہ ایک ہی جیسے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ہمارا یہ پروگرام تو متعلقہ دوست نبھا نہ سکے، لیکن چند متفرق تحریریں اسی مدعا کی آتی رہیں۔ انھی میں یہ کتاب بھی شامل ہے۔

فاروقی صاحب نے بڑی محنت کر کے ایک اچھا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔ بلکہ اقبال اور مودودی کی ہم آہنگی کو مختلف موضوعات کے تحت بڑی خوبی سے دکھایا۔ وہ اقبال کے اشعار دیتے ہیں، ان کے ساتھ مولانا کا نثر پارہ، اور کہیں کہیں خود بھی وضاحت مدعا کرتے ہیں۔ مؤلف اور ناشر دونوں فریقوں کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ مزید کام ہونا چاہیے۔

ہمارے ہاں تعصب کا روگ ایسا پھیلا ہوا ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی شخصیت کا بُت سینے سے